شیخ الاشراق شہاب الدین السہروردی المقتول

ڈاکٹر نبی بخش قاضی

(۱)

قرون وسطیٰ میں مسلمانوں کی ثقافتی تاریخ میں چار مشہور سہروردی عالم گزرے ہیں:

۱- شہاب الدین ابوالفتوح یحییٰ بن حبش بن امیرک السہروردی المقتول (متوفی ۵۸۷ھ/۱۱۹۱م)

۲- ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر السہروردی (متوفی ۵۶۳ھ/۱۱۶۷م) احمد الغزالی کے شاگرد اور "آداب المریدین" کے مصنف

۳- شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد بن عبداللہ بن عمّویہ السہروردی (متوفی ۶۳۲ھ/۱۲۳۴م) شیخ سعدی کے استاد اور "عوارف المعارف" کے مصنف

۴- محمد بن عمر السہروردی (ابوحفص عمر بن محمد السہروردی کے فرزند) زاد المسافر و ادب المحاضر کے مصنف۔

اس مقالے میں ہم صرف شہاب الدین ابوالفتوح یحییٰ بن حبش بن امیرک السہروردی المقتول جو "شیخ الاشراق" کے لقب سے مشہور ہیں کے متعلق کچھ کہیں گے شیخ الاشراق کے سوانح حیات پر ساتویں صدی ہجری/ تیرھویں صدی میلادی کے

نوٹ :- اس مضمون کی آخری قسط کے آخر میں حواشی درج ہوں گے۔ (مدیر)

تین اہم تذکرہ نویسوں نے مختصر لکھا ہے۔

۱- یاقوت الحموی (۵۷۵-۶۲۷ھ / ۱۱۷۹-۱۲۲۹ء) نے ارشاد الاریب الی معرفۃ الادیب[2] میں (ص ۲۶۹-۲۷۲)

۲- ابن ابی اصیبعہ (۶۰۰-۶۶۹ھ / ۱۲۰۳-۱۲۷۰ء) نے "عیون الانباء فی طبقات الاطباء" جلد دوم[3] (ص ۱۶۷-۱۷۱) میں۔

۳- ابن خلکان (۶۰۸-۶۸۱ھ / ۱۲۱۱-۱۲۸۲ء) نے "کتاب وفیات الاعیان"[4] (ص ۹۷-۱۰۱) میں ابن خلکان نے شیخ الاشراق کا پورا نام لکھا ہے: "ابوالفتوح یحییٰ بن حبش بن امیرک الملقب شہاب السہروردی الحکیم المقتول بحلب اس کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیئے: وقیل اسمہ احمد (اور کہا جاتا ہے کہ اس کا نام احمد تھا) ابن ابی اصیبعہ نے ان کا نام دوسرے سہروردی سے ملا دیا۔ (شہاب الدین السہروردی) ہو الامام العالم الفاضل ابوحفص عمر بن الخ یاقوت نے صرف "یحییٰ بن حبش: شہاب الدین ابوالفتوح السہروردی" تک اکتفا کی۔

لیکن اسی صدی کے ایک اور مصنف نے شیخ الاشراق کی مفصل سوانح حیات لکھی اور ان کے تصنیفات کی فہرست دی۔ اس مصنف کا نام ہے شمس الدین بن محمد بن محمود الاشراقی الشہرزوری جنہوں نے اپنی کتاب نزہۃ الارواح وروضۃ الافراح[5] میں شیخ الاشراق کی زندگی پر لکھا۔ اس عربی کتاب کا فارسی ترجمہ ضیاء الدین دُرّی نے کیا ہے جو ۱۳۵۷ھ/۱۳۱۷ھ شمسی / ۱۹۳۸ء میں تہران میں طبع ہوا۔ الشہرزوری خود بھی اشراقی طریقے سے وابستہ تھا اور شیخ الاشراق سے اس کی والہانہ عقیدت مندی تھی۔ شیخ الاشراق کی سوانح حیات کی ابتدا ان الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔

ترجمۃ السہروردی المقتول الحکیم المعظم والفیلسوف المکرم العالم الربانی والمتاله الروحانی العالم العاقل الفاضل الکامل شہاب الملۃ والدین المطلع علی الاسرار الالٰہیۃ والراقی الی العوالم النورانیۃ ابوالفتوح یحییٰ بن امیرک السہروردی روح اللہ رمسہ وقدس نفسہ[6]

شیخ الاشراق نے ایران کے شہر زنجان کے نزدیک "سہرورد" نامی ایک گاؤں میں ولادت پائی۔ چونکہ ان کے قتل کا سال ۵۸۷ھ/۱۱۹۱م بتایا جاتا ہے[۵] اور اس وقت ان کی عمر مستند روایات کی بنا پر ۳۸ برس کہی گئی ہے۔ ان کی ولادت ۵۴۹ھ/۱۱۵۳م میں واقع ہوئی ہوگی۔ (مولانا جامی[۶] اور فرانسوی عالم سینو[۷] نے شیخ الاشراق کے قتل کے وقت ان کی عمر ۳۶ برس بتائی ہے۔) عنفوان شباب میں مراغہ گئے اور مجدالدین الجیلی کے درس میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد اصفہان گئے جہاں الظاہر الفارسی سے ابن سہلان الساوی کی کتاب "البصائر" پڑھی ۵۷۹ھ/۱۱۸۳م میں حلب گئے۔ اس وقت حلب میں سلطان صلاح الدین کے فرزند الملک الظاہر کی حکومت تھی۔

حلب میں حلاویہ مدرسہ میں قیام کیا اور افتخارالدین کے درس میں شامل ہوگئے۔ شیخ الاشراق افتخارالدین کے شاگردوں کے ساتھ جو فقہ میں ماہر تھے مباحثے کرتے تھے اور ہمیشہ مباحثوں میں ان شاگردوں سے سبقت لے جاتے تھے۔

یاقوت لکھتے ہیں (ص ۲۶۹)

ثم رحل ابو الفتوح الی حلب فدخلها فی زمن الظاهر غازی بن ایوب سنة ۵۷۹ ونزل فی المدرسة الحلاویة وحضر درس شیخها الشریف افتخار الدین وبحث مع الفقهاء من تلامیذه وغیرهم وناظرهم فی عدة مسائل فلم یجاره احد منهم وظهر علیهم وظهر فضله للشیخ افتخار الدین فقرب مجلسه۔

جیسے زمانہ گزرتا گیا ویسے شیخ الاشراق کی شہرت الملک الظاہر تک پہنچی اور سلطان الظاہر شیخ کو عزت اور تکریم سے دیکھنے لگے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ علماء جو شیخ الاشراق سے مباحثوں میں ہار گئے تھے وہ ان کے دشمن بن گئے انہوں نے شیخ الاشراق پر الحاد کا فتویٰ دیا اور سلطان صلاح الدین الملک الظاہر کے والد کو لکھ کے بھیجا کہ شیخ الاشراق کی صحبت میں الملک الظاہر کے اعتقادات فاسد ہوگئے ہیں۔ اس پر سلطان صلاح الدین نے الملک الظاہر کو شیخ الاشراق

واقعات ہیں جو تاریخ کے ہر طالب علم کی توجہ کو اپنی جانب کھینچ لیتے ہیں۔ یہ تمام واقعات حضرت شاہ ولی اللہ کے سامنے گذرے تھے۔

سادات بارہہ

شاہ صاحب کی عمر چار سال کی تھی کہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کا انتقال ہوا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا بہادر شاہ اول تخت و تاج مغلیہ کا وارث بنا۔ اس کی موت پر معزالدین جہاندار شاہ اور فرخ سیر میں جنگ ہوئی۔

سادات بارہہ کے دو سید بھائیوں کی مدد سے فرخ سیر نے کامیابی حاصل کی۔ یہ یہ کامیابی چونکہ بالکلیہ بارہہ کے سیدوں میں سے دو بھائیوں حسین علی خاں اور حسن علی خاں کی رہین منت تھی، اسی بنیاد پر فرخ سیر کے عہد میں حکومت پر ان ہی دو بھائیوں کا اقتدار قائم ہوگیا۔ اور ایسا اقتدار کہ بادشاہ بے چارا شاہ شطرنج ہو کر رہ گیا۔ قدرتاً فرخ سیر کے لئے یہ صورت ناقابل برداشت بنتی چلی جا رہی تھی۔

سید بھائیوں اور فرخ سیر میں ان بن ہوگئی اور اسی مخالفت اور معاندت نے بالآخر ان نتائج کو پیدا کیا جن کا خمیازہ آج تک مسلمان بھگت رہے ہیں۔ طباطبائی کو سید برادران سے باوجود رشتہ ہم مشربی لکھنا پڑا کہ آہستہ آہستہ ہندوستان کی ساری مملکت کا اس فساد نے احاطہ کر لیا اور تیموری سلاطین کا اقتدار قطعی طور سے فنا کی آندھی کے نذر ہوگیا۔ فرخ سیر ان بھائیوں کے ہاتھوں مقتول ہوا اور انتہائی بے دردی اور شقاوت قلبی میں اس کی گردن کھینچ دی گئی۔

مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی نے تاریخ لکھی۔

دیدی کہ چہ با دشاہ گرامی کردند
صد جور و جفا از رہ خامی کردند
تاریخ چو از خرد بجستم فرمود
سادات بوئے نمک حرامی کردند

۱۱۳۱ھ